اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد کرکے اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں بھی جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت:

نبیِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِکَۃُ تُصَلِّیْ عَلَیْہِ مَا صَلّٰی عَلَیَّ فَلْیُقِلَّ عَبْدٌ مِنْ ذٰلِكَ اَوْ لِیُکْثِرْ یعنی جو شخص مجھ پر دُرُودِ پاک بھیجتا ہے تو جب تک وہ دُرُود شریف بھیجتا رہتا ہے، فِرِشتے اُس کے لئے دُعائے رَحمت کرتے رہتے ہیں اب بندے کی مرضی ہے کم پڑھے یا زِیادہ۔

(مسند احمد، ۵/۳۲۴، حدیث: ۱۵۶۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بَیان سُننے کی نیّتیں:

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کا یہ احسانِ عظیم ہے کہ اُس نے ہم پر نماز فرض فرمائی اور مسلمان مردوں کو مُعَیَّن وقت میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کا حکم ارشاد فرمایا اور جماعت کے ساتھ مُعَیَّن وقت میں نماز کی ادائیگی پر دنیا و آخرت میں عظیمُ الشَّان برکات اور انعامات کا وعدہ فرمایا ہے اس کے برعکس باجماعت نماز ترک کرنے پر بے شُمار وعیدیں ارشاد فرمائی ہیں۔ آج ہم دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں جماعت سے نماز پڑھنے کے فضائل و برکات کے ساتھ ساتھ جماعت چھوڑنے کی وعیدوں کے بارے بھی سنیں گے۔ آیئے! پہلے ایک حکایت سنتے ہیں ، چنانچہ

323

[1] ...جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

باجماعت نماز کی فضیلت

مکتبۃ المدینہ کی کتاب "عُیُونُ الْحِکایات" جس میں پیاری پیاری نصیحت بھری حکایات ہی حکایات ہیں، حکایتوں بھری اس عظیم کتاب کی جلد2 میں حکایت نمبر273 ہے کہ

حضرت عُبیدُ اللہ بن عُمر قَوارِیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے ہمیشہ عشاء کی نماز با جماعت اَدا کی، مگر افسوس! ایک مرتبہ میری عشاء کی جماعت فوت ہو گئی۔ اس کا سبب یہ ہوا کہ میرے ہاں ایک مہمان آیا، میں اس کی خاطِر مُدارات (مہمان نوازی) میں لگا رہا۔ فَراغَت کے بعد جب مسجد پہنچا تو جماعت ہو چکی تھی۔ اب میں سوچنے لگا کہ ایسا کون سا عمل کیا جائے، جس سے اِس نُقصان کی تلافی ہو۔ یکایک مجھے اللہ پاک کے پیارے حبیب، صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا یہ فرمانِ عالیشان یاد آیا کہ "باجماعت نماز، مُنْفَرِد (تنہا نماز پڑھنے والے) کی نماز پر اِکیس (21) دَرَجے فضیلت رکھتی ہے۔ اسی طرح پچیس (25) اور ستائیس (27) دَرَجے فضیلت کی حدیث بھی مَروی ہے۔ (بخاری، کِتَابُ الاذان، باب فضل صلاۃ الجماعۃ، ۱/۲۳۲، حدیث: ۶۴۵) میں نے سوچا، اگر میں ستائیس (27) مرتبہ نماز پڑھ لوں تو شاید جماعت فوت ہو جانے سے جو کمی ہوئی، وہ پُوری ہو جائے۔ چُنانچہ، میں نے سَتائیس (27) مرتبہ عشاء کی نماز پڑھی، پھر مجھے نیند نے آلیا۔ میں نے اپنے آپ کو چند گُھڑسواروں (گھوڑے سُواروں) کے ساتھ دیکھا، ہم سب کہیں جا رہے تھے۔ اتنے میں ایک گُھڑسوار نے مجھ سے کہا: تم اپنے گھوڑے کو مَشَقَّت میں نہ ڈالو، بے شک تُم ہم سے نہیں مل سکتے۔ میں نے کہا: میں آپ کے ساتھ کیوں نہیں مل سکتا؟ کہا: اس لئے کہ ہم نے عشاء کی نماز باجماعت اَدا کی ہے۔

(عیون الحکایات، ج۲، ص: ۹۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

نماز کی فرضیت:

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ جماعت چُھوٹ جانے کے بعد اگر کوئی اس نماز کو 27 بار پڑھ لے تب بھی باجماعت نماز پڑھنے کے ثواب کے برابر نہیں پہنچ سکتا۔ یقیناً باجماعت نماز پڑھنے کی اپنی ہی بَرَکتیں ہیں جو بغیر جماعت کے حاصل نہیں ہو سکتیں۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ باجماعت نماز کی اَدائیگی کے لئے وَقت کی پابندی کا خاص خیال رکھیں اوراپنے کام کاج، اَہل وعِیال اور دیگر مَصروفیات پر نماز کو فَوقیت دیں، کیونکہ کوئی عمل نماز سے بڑھ کر اَہمیَّت کا حامل نہیں ہو سکتا۔

اللہ کریم پارہ 28 سُوْرَۃُ الْمُنٰفِقُوْن کی آیت نمبر 9 میں اِرشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۹

ترجمہ کنزُالعِرفان: اے ایمان والو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کردیں اور جو ایسا کرے گا تو وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

مُفسرینِ کرام کی ایک جماعت کا قول ہے کہ اس آیتِ مُبارکہ میں "ذِکرِ اللہ" سے مُراد پانچ (5) نمازیں ہیں، لہٰذا جو اپنے مال مثلاً خرید و فروخت یا پیشے یا اپنی اَولاد کی وجہ سے نمازوں کو ان کے اَوقات میں اَدا کرنے سے غَفلَت اِختیار کرے گا وہ خَسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔ (کتاب الکبائر، الکبیرۃ الرابعۃ فی ترک الصلوۃ، ص ۲۰)

ایک اور مَقام پر نماز نہ پڑھنے والوں کے بارے میں، پارہ 29 سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّر کی آیت نمبر 42,43 میں اِرشاد ہوتا ہے:

مَا سَلَكَكُمْ فِیْ سَقَرَ(۴۲) قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ(۴۳) (پارہ ۲۹، مدثر: ۴۲، ۴۳)

ترجمہ کنزُالعِرفان: کون سی چیز تمہیں دوزخ میں لے گئی؟ وہ کہیں گے: ہم نمازیوں میں سے نہیں تھے۔

سَیِّدُ الْمُبَلِّغِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: بندے سے قیامت کے دن سب سے پہلے جس عمل کے بارے میں حساب لیا جائے گا، وہ اس کی نماز ہوگی۔ اگر اس کی نماز دُرُست ہوئی تو وہ نَجات و فَلاح پا جائے گا اور اگر اس میں کمی ہوئی تو وہ شخص رُسوا و بَرباد ہو جائے گا۔ (ترمذی، ۱/۴۲۱، حدیث: ۴۱۳، مختصرًا)

پیارے اسلامی بھائیو! اَحادیثِ مُبارَکہ میں بھی نماز کا طریقہ، نماز پڑھنے کے فَضائل اور نہ پڑھنے کی وَعیدیں بیان ہوئی ہیں، جن سے بَخُوبی نماز کی اَہَمِیَّت کا اَندازہ ہوتا ہے۔ مدینے کے تاجدار، دو عالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: اللہ کریم نے بندوں پر پانچ (5) نمازیں فرض فرمائی ہیں، جس نے انہیں اَدا کیا اور ان کے حق کو معمولی جانتے ہوئے ان میں سے کسی کو ضائع نہ کیا تو اللہ کریم کے ذِمّۂ کرم پر اس کے لئے وَعدہ ہے کہ وہ اُسے جنَّت میں داخل کر دے اور جس نے انہیں اَدا نہ کیا تو اس کیلئے اللہ پاک کے ذِمّۂ کرم پر عہد نہیں، چاہے اسے عذاب دے چاہے اسے جنَّت میں داخل فرمائے۔ (ابوداؤد، کتاب الوتر، باب فیمن لم یوتر، الحدیث: ۱۴۲۰، ۲/۸۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

نماز جماعت سے ادا کرو:

پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ پاک اور احادیثِ مُبارَکہ میں جہاں بھی نماز کی اَدائیگی کا حکم آیا ہے، اس سے مُراد نماز کو تمام تر فَرائض و واجِبات کے ساتھ اَدا کرنا

ہے اور نماز کے واجبات میں سے یہ بھی ہے کہ اُسے جماعت کے ساتھ پڑھا جائے۔ پارہ 1 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت نمبر 43 میں اِرْشاد ہوتا ہے۔

وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ ارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِیْنَ ﴿۴۳﴾ (پ ۱، البقرۃ: ۴۳)	ترجمہ کنزالعرفان: اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

تفسیرِ خازن میں ہے: اس آیت میں نماز باجماعت ادا کرنے پر اُبھارا گیا ہے، گویا کہ فرمایا: نماز پڑھنے والوں کے ساتھ جماعت سے نماز پڑھو۔ (تفسیر الخازن، پ ۱، البقرۃ: تحت الآیۃ ۴۳، ۱/ ۴۹)

ایک اور مقام پر اللہ کریم پارہ 29 سُوْرَۃُ الْقَلَم کی آیت نمبر 42,43 میں ارشاد فرماتا ہے:

یَوْمَ یُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّ یُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ﴿۴۲﴾ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ وَ قَدْ كَانُوْا یُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَ هُمْ سٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ (پ ۲۹، القلم: ۴۲-۴۳)	ترجمہ کنزُالعِرفان: جس دن مُعاملہ بڑا سخت ہو جائے گا اور کافروں کو سجدے کی طرف بلایا جائے گا تو وہ (اس کی) طاقت نہ رکھیں گے۔ ان کی نگاہیں نیچی ہوں گی، ان پر ذلت چڑھ رہی ہوگی اور بیشک انہیں (دنیا میں) سجدے کی طرف بلایا جاتا تھا جبکہ وہ تندرست تھے۔

حضرت ابراہیم تیمی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ، اللہ کریم کے اس فرمان کی تفسیر میں فرماتے ہیں: وہ قیامت کا دن ہوگا، اس دن انہیں نَدامت کی ذِلّت ڈھانپے ہوگی، کیونکہ انہیں دُنیا میں جب سجدوں کی طرف بُلایا جاتا تو یہ تَندُرُست ہونے کے باوُجود نماز میں حاضِر نہ ہوتے۔ حضرت کَعبُ الاَحبار رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ ارشاد فرماتے ہیں: ربِّ کریم کی قسم! یہ آیتِ مُبارکہ جماعت سے پیچھے رہ جانے والوں ہی کے بارے میں نازِل ہوئی ہے اور بِغیر عُذر کے

جماعت ترک کر دینے والوں کے لئے اس سے زِیادہ سخت کون سی وعید ہو گی۔

(تفسیر قرطبی، سورۃ القلم، تحت الآیۃ ۴۲، ۴۳، ج ۹، ص ۱۸۷، ملتقطاً)

باجماعت نماز کی اَدائیگی:

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا اس آیتِ مُبارَکہ میں بغیر عُذر جماعت سے نماز نہ پڑھنا ایک ایسا عمل ہے کہ اس کے سبب کل بروزِ قیامت عذاب اور ذِلّت وخواری مُقدَّر بن سکتی ہے۔ اس لیے بِلاعُذرِ شَرعی مسجد کی جماعت نہیں چھوڑنی چاہیے۔ آیئے! اس کی اَہمیَّت جاننے کیلئے چند اَحادیثِ مُبارَکہ سُنْتے ہیں:

اگر جماعت فَوت ہو جانے کا نُقصان جان لیتا تو۔۔۔

حضرت ابُواُمامہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اگر نَمازِ باجماعت سے پیچھے رہ جانے والا یہ جانتا کہ اس رہ جانے والے کے لیے کیا ہے؟ تو گھسٹتے ہوئے حاضر ہوتا۔ (المعجم الکبیر، ۸/۲۲۴، الحدیث: ۷۸۸۶)

حضرت ابُودَرداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے، تاجدارِ مدینہ، سُرُورِ سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: کسی گاؤں (شہر) یا بادِیہ (یعنی جنگل) میں تین (3) شخص ہوں اور (باجماعت) نَماز قائم نہ کی گئی مگر (یہ کہ) ان پر شَیطان مُسلَّط ہو گیا۔ تو جماعت کو لازِم جانو کہ بھیڑیا اُس بکری کو کھاتا ہے جو ریوڑ سے دُور ہو۔ (نسائی، ص ۱۴۷، الحدیث: ۸۴۴)

شارحِ بُخاری حضرت علامہ بدرُالدِّین عَیْنی حَنَفی رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: حدیث کی مُراد یہ ہے کہ تارکِ جماعت پر شیطان غالب آجاتا ہے اور اس پر اپنا قَبضہ جمالیتا ہے، جیسے بھیڑیا ریوڑ سے الگ ہونے والی بکری پر قابِض ہو جاتا ہے اور حدیث میں تین کا ذِکر اس

لیے ہے کہ جَمْع کم سے کم تین پر بولی جاتی ہے اور تین شخصوں کے ذَرِیعے ہی جُمعہ قائم ہو سکتا ہے، نیز اس حدیث سے یہ بات سمجھ آتی ہے کہ اگر دو شخص کسی جگہ میں ہوں اور وہ دونوں جُدا جُدا نماز پڑھیں تو گُناہ گار نہیں ہوں گے۔ (شرح ابوداؤد للعینی، ۱۸/۳)

پیارے اسلامی بھائیو! جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے جہاں مسلمانوں کی آپس میں مَحبَّت میں اِضافہ ہوتا ہے وہیں نماز کا ثواب بھی کئی گُنا بڑھ جاتا ہے۔ احادیثِ مُبارَکہ میں کئی مقامات پر جماعت سے نماز پڑھنے والے کیلئے کثیر ثواب اور کئی انعامات کی بشارتیں وارد ہوئی ہیں۔ آیئے! چار (4) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں۔

(1) جس نے کامل وُضُو کیا، پھر فَرض نماز کے لیے چلا اور اِمام کی اِقْتِدا میں فرض نماز پڑھی، اس کے گُناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (صحیح ابن خزیمہ، ۳۷۳/۲، حدیث ۱۴۸۹)

(2) اللہ پاک باجماعت نَماز پڑھنے والوں کو مَحبُوب رکھتا ہے۔ (مسند احمد، ۳۰۹/۲، حدیث: ۵۱۱۲)

(3) باجماعت نماز تَنہا نماز پڑھنے سے 27 دَرَجے اَفْضَل ہے۔ (بخاری، ۲۳۲/۱، حدیث: ۶۴۵)

(4) جب بندہ باجماعت نماز پڑھے، پھر اللہ پاک سے اپنی حاجَت کا سوال کرے تو اللہ پاک اس بات سے حَیا فرماتا ہے کہ بندہ حاجَت پُوری ہونے سے پہلے واپس لوٹ جائے۔

(حلیۃ الاولیاء، ۲۹۹/۷، الحدیث ۱۰۵۹۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ باجماعت نماز پڑھنے کے کس قدر فضائل ہیں۔ جماعت سے نَماز پڑھنے والا کتنا خُوش نصیب ہے کہ اسے جَماعت میں شَریک ہونے کے سبب ستائیس (27) گُنا زِیادہ ثواب ملتا ہے، ایسا شخص اللہ کریم کا محبوب بندہ بن

جاتا ہے، اس کی دُعاؤں کو قَبُولِیَّت کا شرف مل جاتا ہے اور نماز کے ارادے سے گھر سے نکلنے پر قدم قدم پر نیکیاں ملتی ہیں، جب تک وہ جماعت کے انتظار میں بیٹھا رہے، اُسے نماز کا ثواب ملتا رہتا ہے، الغرض جماعت سے نماز پڑھنے والے کا سراسر فائدہ ہی فائدہ ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! نمازِ باجماعت کی اس قَدر بَرَکتوں اور فضیلتوں کے باوُجُود سُستی کرنا اور جماعت سے نماز نہ پڑھنا کس قَدر تَعَجُّب خیز یعنی حیرانی کی بات ہے؟ مگر افسوس! جماعت کی پروا نہیں کی جاتی، بلکہ نَماز بھی اگر قضا ہو جائے تو کوئی رَنج نہیں ہوتا، مگر ہمارے بزرگوں کی تو یہ حالت تھی کہ اگر اِن کی تکبیرِ اُولیٰ کبھی فَوت ہو جاتی تو اُنہیں اِس قَدر صَدمہ ہوتا جیسے بہت بڑا نُقْصان ہو گیا ہو، یہ حضرات دُنْیا وَمَا فِیْھَا (یعنی یہ دُنیا اور اس میں جو کچھ بھی ہے) سے تکبیرِ اُولیٰ کو زِیادہ اَہَم سمجھتے تھے اور حقیقت بھی یہی ہے۔ چُنانچہ حضرت اِمام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مَروِی ہے کہ سَلَف صالِحِین یعنی پُرانے بُزُرگوں کے نزدِیک نَماز کی کچھ اس قدر اَہَمِیَّت تھی کہ اگر اُن میں سے کسی کی تکبیرِ اُولیٰ فَوت ہو جاتی تو تین (3) دن تک اس کا اَفسوس کرتے رہتے اور اگر کسی کی کبھی جماعت فَوت ہو جاتی تو اس کا سات (7) روز تک غَم مَناتے۔ (مکاشفۃ القلوب، ص۲۶۸) ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی اپنے اَندر نمازِ باجماعت کی اَہَمِیَّت اور اس کی مَحبَّت پیدا کریں اور اپنے بچوں کو بھی شروع سے ہی جماعت سے نماز پڑھنے کی عادت ڈالیں۔

بیٹے کو مسجد میں رہنے کی تلقین

حضرت ابُو دَرْداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: بیٹا! مسجد تمہارا گھر ہونا چاہیے، بِلاشُبہ میں نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے

ہوئے سُنا ہے کہ مسجدیں مُتَّقِیوں کے گھر ہیں اور جس کا گھر مسجد ہو، اللہ کریم اس کی مغفرت، رحمت اور سُوئے جنَّت لے جانے والے پُل صراط سے باحِفاظت گُزارنے کا ضامِن بن جاتا ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ۸/۱۷۲، حدیث ۱)

پیارے اسلامی بھائیو! اَولاد کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ خود بھی اور اپنے گھر کے تمام افراد کو بھی دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ کرنا ہے۔ کیونکہ جب ہم خود اِس دینی ماحول سے وابستہ ہوں گے، مسجد بھرو تحریک میں باقاعدہ شامل ہو کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیں گے، نیک اعمال کے مطابق زِندگی گزارنے کا مدنی ذہن بنائیں گے، مدنی قافلوں میں سفر کریں گے اور کروائیں گے، ہر ہفتے ہونے والے مدنی مذاکرے میں پابندیٔ وقت کے ساتھ اوّل تا آخر شرکت کی سعادت پائیں گے، گھر میں گناہوں بھرے چینلز چلانے کے بجائے، الیکٹرانک مبلغ یعنی 100 فیصدی اسلامی چینل "FGN چینل" کو ہی اپنے گھر میں چلائیں گے تو اللہ پاک کی رحمت سے اُمید ہے اوّلاً ہماری اپنی تربیت کا سامان ہو گا، پھر اس کی برکت سے اپنی اولاد کی مدنی تربیت کرنا بھی آسان ہو گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں بچوں کی سُنَّتوں کے مُطابق تَربِیَت کرنے کیلئے دارُ المدینہ، جامعۃُ المدینہ اور مدرسۃُ المدینہ قائم ہیں۔ جہاں بچوں اور بچیوں کی سُنّتوں کے مطابق صحیح تربیت کی جاتی ہے۔ اَولاد کی تَربِیَت کے حوالے سے مزید مدنی پھول حاصل کرنے کے لیے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "تَربیتِ اَولاد" مکتبۃُ المدینہ سے حاصل فرما

کر مُطالَعہ بھی فرمالیجئے! اس کتاب میں بچوں کی تَربِیَت کے سلسلے میں قرآن واَحادیث اور اَقْوالِ بُزُرگانِ دین کی خُوشبو سے مُعطَّر مُعطَّر مدنی پُھول بچے کی پیدائش سے لے کر اس کی شادی تک کے تمام اُمُور اور مختلف آدابِ زِندگی کو بیان کیا گیا ہے۔ اس کتاب کو نہ صِرف خُود پڑھئے بلکہ دوسروں کو بھی اس کے مُطالَعہ کی ترغیب دِلا کر ثوابِ جاریہ کے حقدار بنئے۔

بالخصوص بچوں اور بالعموم بڑوں کی تربیت کے حوالے سے وقتاً فوقتاً امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی طرف سے مختلف موضوعات پر مشتمل رسائل شائع ہوتے رہتے ہیں، مثلاً اب تک 5 رسائل منظرِ عام پر آچکے ہیں، وہ 5 رسائل کون سے ہیں؟، ہوسکے تو اپنے پاس لکھ لیجئے اور آج ہی مکتبۃ المدینہ سے طلب کیجئے، اِن رسائل کے مطالعہ سے بھی تربیت کے حوالے سے مفید معلومات حاصل ہوں گی۔ اِنْ شَآءَاللہ

وہ 5 رسائل یہ ہیں۔ (1) **نور والا چہرہ** (2) **فرعون کا خواب** (3) **بیٹا ہو تو ایسا** (4) **جھوٹا چور** (5) **دودھ پیتا مدنی منّا**

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عقلمند کون؟

پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً عقلمند وہی ہے جو نہ صِرف خُود دین کے اَحْکامات پر عمل پیرا ہو بلکہ اپنی اَولاد کو بھی سنّتوں کی پیروی کرنے والا بنائے اور نمازِ باجماعت کی اَہَمِیَّت بتائے، کیونکہ سب عبادتوں میں اَہم عبادت نماز ہے اور یہی ذَرِیعۂ نَجات اور جنَّت کی کُنْجی ہے، اس لیے نماز کی بَھرپُور حِفاظت کرنی چاہیے اور اسے وَقْت پر جماعت کے ساتھ اَدا کرنا چاہیے۔ عُموماً دیکھا جاتا ہے کہ لوگ گھر میں ہی نماز پڑھ لیتے ہیں اور مسجد

کی حاضری سے کَتراتے اور محض سُستی کی وجہ سے ثَوابِ عظیم سے محروم ہو جاتے ہیں۔ یاد رکھئے! ہر عاقِل، بالغ، حُر (آزاد)، قادِر پر جماعت واجِب ہے، بِلاعُذر ایک بار بھی چھوڑنے والا گُنہگار اور مُستحقِ سزا ہے اور کئی بار ترک کرے، تو فاسِق مَر دُودُ الشَّہادۃ (یعنی اس کی گواہی مَقْبول نہیں) اور اس کو سخت سزا دی جائے گی، اگر پڑوسیوں نے سکوت کیا (خاموش رہے) تو وہ بھی گنہگار ہوئے۔ (بہارِ شریعت، ج ۱، ص ۵۸۲)

باجماعت نماز کی اَہمیَّت کو یُوں بھی سمجھئے کہ اگر ہمیں معلوم ہو جائے کہ ہمارے پاس جو مال ہے، وہ اپنے شہر میں تو ایک روپے کا بِکے گا مگر اسے سمُندر پار جاکر فروخت کیا جائے تو 27 روپے میں بکے گا، تو شاید ہر شخص سمُندر پار جاکر ہی اپنا مال فروخت کرنے کو ترجیح دے گا، کیونکہ 27 گُنا نَفْع چھوڑنا کوئی بھی گوارا نہیں کرے گا۔ مگر تَعَجُّب ہے کہ چند قَدَم چل کر مسجد میں باجماعت نماز اَدا کرنے پر 27 گُنا ثواب ملتا ہے مگر لوگ اس کی پرواکئے بِغیر بِلا عُذرِ شَرعی جماعت چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ حالانکہ صحابۂ کرام عَلَيۡهِمُ الرِّضۡوَان کا یہ معمول تھا کہ جماعت حاصل کرنے کے لیے ایک ایک مِیل چل کر مسجد میں آیا کرتے۔

حضرت اَبُوزُبیر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فرماتے ہیں: میں نے حضرت جابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ سے سُنا، اُنھوں نے اِرشاد فرمایا: کہ ہمارے گھر مَسْجِد سے دُور تھے تو ہم نے اپنے گھروں کو فَروخْت کرنے کا اِرادہ کیا تاکہ ہم مَسْجِد کے قریب ہو جائیں، تو رسولِ اَکرَم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ہمیں مَنْع فرمادیا اور اِرْشاد فرمایا: تمھیں ہر قدم کے بدلے ثواب مِلتا ہے۔

(مسلم، ص ۳۳۵، الحدیث ۲)

سُبْحَانَ اللّٰه! صحابۂ کرام عَلَيۡهِمُ الرِّضۡوَان میں باجماعت نماز اَدا کرنے کا کتنا زبردست

جَذبہ تھا، واقعی پانچوں وَقت ایک ایک مِیل کا سفر کرکے آنا آسان کام نہیں اور پھر جذبۂ اِطاعَت بھی تو دیکھئے کہ صرف اس لیے مَسْجِدِ نَبَوِی شریف کے قَریب گھر نہیں خَریدا تاکہ دُور سے آنے میں زِیادہ ثواب حاصل ہو! اس کے بَرعکس ہمارا حال یہ ہے کہ ہمارے گھروں کے قَریب مَساجد مَوْجُود ہیں، مسجد ذَراسی دُور ہو اور پیدل جانے میں سُستی ہو تو گاڑی، موٹر سائیکل کے ذَریعے جانے کی ترکیب بن سکتی ہے، مسجدوں میں بھی ضروری سہولیات مُیَسَّر ہیں مگر بدقسمتی سے پھر بھی جماعت سے نماز نہیں پڑھتے۔ وہ لوگ جو مَحض سُستی کی وَجہ سے جماعت سے نماز نہیں پڑھتے، اِنہیں چاہیے کہ توجُّہ کے ساتھ یہ حدیثِ پاک سُنیں اور بار بار اس پر غور کریں اور عبرت کے مدنی پھول چُن کر سُستی و غفلت سے جان چُھڑاتے ہوئے، نمازِ باجماعت کی پابندی کا ذہن بنائیں۔

رحمت والے آقا، مکی مدنی مُصْطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بعض نمازوں میں کچھ لوگوں کو غیر حاضِر پایا تو اِرْشاد فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ کسی شخص کو حکم دُوں کہ وہ نماز پڑھائے، پھر میں ان لوگوں کی طرف جاؤں جو نمازِ (باجماعت) سے پیچھے رہ جاتے ہیں اور ان پر ان کے گھر جلادوں۔ (مسلم، کتاب المساجد۔۔۔الخ، باب کراہیۃ تاخیر الصلاۃ۔۔۔الخ، الحدیث: ۲۵۱-۲۵۲، ص۳۲۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصْطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جو اپنی اُمَّت سے بے حد مَحبَّت فرماتے اور ساری ساری رات اُمَّت کی بخشش و مغفرت کیلئے آنسو بَہاتے رہے، ایسے شَفیق و کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے شانِ جَلال میں فرمایا: جو لوگ جماعت سے نماز نہیں پڑھتے، میرا جی چاہتا ہے کہ ان کے گھروں کو

آگ لگا دوں۔ یاد رہے! اس واقعہ سے کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ **مَعَاذَ اللہ** صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جماعت سے نماز نہیں پڑھتے تھے، حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اسی بات کی وَضاحت کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: یہاں رُوئے سُخَن (یعنی بات کا رُخ) مُنافقین کی طرف ہے، کیونکہ کوئی بھی صَحابی بِلا وجہ جماعت اور مسجد کی حاضری نہیں چھوڑتے تھے۔ (مرآۃ المناجیح، ۲/۱۶۸) صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان تو مَعْذور ہونے کے باوُجُود بھی مسجد میں باجماعت نمازاَدا کرنے آتے۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے تو ہاتھ پاؤں سَلامت، آنکھیں دیکھتی ہیں، آنے جانے میں بھی کوئی دُشواری نہیں پھر بھی نَفْس و شیطان کے بہکاوے میں آکر فقط غَفْلت و سُستی کی بِنا پر باجماعت نماز جو نادان نہیں پڑھتے اور جو لوگ جماعت سے نماز پڑھتے بھی ہیں، اگر وہ کسی دعوت میں چلے جائیں تو کھانا ختم ہونے کے خوف اور مُرغِ مُسَلَّم پر ہاتھ صاف کرنے کی حِرص کے سبب کھانے میں ایسے مشغول ہوجاتے ہیں کہ نمازِ باجماعت کا ہوش نہیں رہتا۔ لٰہذا میزبان کو بھی چاہیے کہ جب کسی کی دعوت کرے تو اس بات کا خیال رکھے کہ اس دوران کوئی نَماز نہ آئے، اگر تاخیر کی صُورت میں وَقْتِ نماز آجائے تو پھر لاکھ مَصروفیّت ہو، فوراً میزبان و مہمان سب کے سب مسجِد کا رُخ کریں۔ جب تک شَرعی مجبوری نہ ہو اُس وَقْت تک مسجِد کی جماعتِ اُولیٰ لینا واجِب ہے اور بِلا وَجۂِ شَرعی مسجد کی جماعت تَرک کرکے گھر یا کسی اور جگہ جماعت کر بھی لی تو تَرکِ واجِب کا گُناہ سر پر آئے گا۔

کُفر پر خاتمہ کا خوف

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! اِفْطار پارٹیوں، شادی و ولیمے کی دعوتوں،

نِیازوں، ایصالِ ثواب کے اجتماعات اور نعت خوانیوں وغیرہ کی وَجہ سے فرض نمازوں میں مسجِد کی جَماعتِ اُولیٰ (یعنی پہلی جماعت) تَرک کرنے کی ہرگز اِجازت نہیں، یہاں تک کہ جو لوگ گھر یا ہال یا بنگلہ کے کمپاؤنڈ وغیرہ میں تَراوِیح کی جماعت قائم کرتے ہیں اور قریب مسجد مَوجُود ہے، تو اُن پر بھی واجِب ہے کہ پہلے فرض رَکعتیں جماعتِ اُولیٰ کے ساتھ مسجِد میں اَدا کریں۔ جو لوگ بِلا عُذرِ شَرعی باوُجُودِ قُدرت فرض نَماز مسجِد میں جماعتِ اُولیٰ کے ساتھ اَدا نہیں کرتے ان کو ڈر جانا چاہیئے۔

حضرت عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: جس کو یہ پسند ہو کہ کل اللہ کریم سے مُسلمان ہو کر ملے تو وہ ان پانچ (5) نمازوں (کی جماعت) پر وہاں پابندی کرے، جہاں اَذان دی جاتی ہے، کیونکہ اللہ پاک نے تمہارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لئے سُنَنِ ہُدٰی (سُنّتِ مؤکدہ) مَشْرُوع کیں اور یہ (باجماعت) نَمازیں بھی سُنَنِ ہُدٰی سے ہیں اور اگر تُم اپنے گھروں میں نَماز پڑھ لیا کرو جیسا کہ یہ پیچھے رہنے والا گھر میں پڑھ لیتا ہے تو تم اپنے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنَّت چھوڑ دو گے اور اگر اپنے نبی کی سُنَّت چھوڑو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ (مسلم، ص ۲۳۲ رقم الحدیث ۲۵۷) اِس حدیثِ مُبارک سے اِشارہ ملتا ہے کہ جماعتِ اُولیٰ کی پابندی کرنے والے کا خاتِمہ بِالْخَیْر ہو گا اور جو بِلا وَجہِ شَرعی مسجِد کی جماعتِ اُولیٰ تَرک کرتا ہے اُس کیلئے مَعَاذَ اللہ کُفر پر خاتِمے کا خوف ہے۔

جو لوگ خواہ مَخواہ یعنی بغیر کسی وجہ کے سُستی کے سبب پُوری جماعت حاصِل نہیں کرتے وہ توجُّہ فرمائیں کہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسُنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں، اگر اذان سُن کر دُخُولِ مسجِد (یعنی مسجِد میں داخِل ہونے کیلئے) اِقامت کا

اِنتِظار کرتا رہا تو گنہگار ہوگا۔ (فتاویٰ رضویہ ج۷ ص۱۰۲، البحر الرائق ج۱ ص۶۰۴) فتاویٰ رضویہ شریف کے اسی صفحہ پر ہے: جو شخص اَذان سُن کر گھر میں اِقامت کا اِنتِظار کرتا ہے، اُس کی شہادت (یعنی گواہی) قَبول نہیں۔ (البحر الرّائق ج۱ ص۴۵۱)

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کے نیک بندوں کے نزدیک جماعت کی اَہَمِیَّت بڑی سے بڑی سَلْطَنَت ملنے سے بھی زِیادہ اَہَمِیَّت کی حامل ہوا کرتی تھی، چُنانچہ

نماز سَلطنت سے بہتر

حضرتِ مَیْمُون بن مِہران رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مَسْجِد میں آئے، اُن سے کہا گیا: جماعت خَتْم ہوگئی اور لوگ جاچکے ہیں، یہ سُن کر اُن کی زبان پر بے ساخْتہ جاری ہوا: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْن، پھر فرمایا: میرے نزدیک اِس (باجماعت) نَماز کی فضیلت عِراق کی حُکْمرانی سے زِیادہ ہے۔ (مکاشفۃ القلوب، ص۲۶۸)

باغ مساکین پر صدقہ کر دیا

حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ ”حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنے ایک باغ کی طرف تشریف لے گئے، جب واپس ہوئے تو لوگ نمازِ عصر ادا کر چکے تھے، یہ دیکھ کر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْن پڑھا اور ارشاد فرمایا: ”میری عصر کی جماعت فوت ہو گئی ہے، لہٰذا میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میرا باغ مساکین پر صدقہ ہے تاکہ یہ اس کام کا کفارہ ہو جائے۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، باب صلاۃ الجماعۃ، الکبیرۃ الخامسۃ والثمانون، ۱/۳۱۱)

نیک عمل نمبر 3 کی ترغیب

پیارے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی مسجد بھرو تحریک ہے اور چاہتی ہے کہ کسی طرح اُمَّتِ مُسلمہ کا بچّہ بچّہ پکا نمازی بن جائے۔ آیئے! ہم سب مل جُل کر اس نیک کام میں دعوتِ اسلامی کے ساتھ تَعاوُن کریں، خُود بھی نمازِ باجَماعت کی پابندی کریں اور دوسروں کو نَمازی بنانے کی مُہم بھی تیز سے تیز تر کر دیں، جب بھی نَمازِ باجماعت کیلئے مسجِد جانے لگیں، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ 72 **نیک اعمال** میں سے **نیک عمل نمبر** 3 پر عمل کی نیّت سے دُوسروں کو باجماعت نماز کی ترغیب دِلا کر ساتھ لیتے جایئے۔ نیک عمل نمبر 3 یہ ہے کہ کیا آج آپ نے گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نماز کے اوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟ (کاش پانچوں نمازوں میں کسی ایک کو اپنے ساتھ مسجد لیتے جائیں)

اگر ہم میں سے ہر ایک نمازی اسلامی بھائی نیک عمل نمبر 3 کا عامل بن جائے تو وہ دن دُور نہیں کہ جب ہماری مَساجد میں نمازیوں کی بہاریں آجائیں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

چلنے کی سُنّتیں اور آداب

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مدنی پھول" سے چلنے کی سنّتیں اور آداب سنتے ہیں: پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت 37 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا

ہے:

وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًاۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾

ترجَمۂ کنز العرفان :اور زمین میں اِتراتے ہوئے نہ چل بیشک تُو ہرگز نہ زمین کو پھاڑدے گا اور نہ ہرگز بلندی میں پہاڑوں کو پہنچ جائے گا۔

☆اللہ پاک کی رحمت بن کر دنیا میں تشریف لانے والے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ایک شخص دو چادریں اَوڑھے ہوئے اِترا کر چل رہا تھا اور گھمنڈ میں تھا، وہ زمین میں دھنسا دیا گیا، وہ قیامت تک دھنستا ہی جائے گا۔[1] ☆اللہ پاک کی عطا سے غیب کی خبریں دینے والے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ چلتے تو کسی قدر آگے جھک کر چلتے گویا کہ آپ بُلندی سے اُتر رہے ہیں۔[2] ☆اگر کوئی رُکاوٹ نہ ہو تو راستے کے کنارے کنارے درمِیانی رفتار سے چلیے، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ کی طرف اُٹھیں کہ دوڑے دوڑے کہاں جارہا ہے اور نہ اِتنا آہِستہ کہ دیکھنے والے کو آپ بیمار لگیں۔

﴿اعلان﴾

چلنے کی بقیہ سنتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...مُسلِم، کتاب اللباس والزینۃ، باب تحریم التبختر فی المشی...الخ، ص۱۱۵۶، حدیث:۲۰۸۸ ملخصاً

2 ...الشمائل المحمدیۃ للترمذی، باب ماجاء فی مشیۃ رسول اللہ، ص۸۷، رقم:۱۱۸

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6دُرودِ پاک اور 2دعائیں

(1) شبِ جُمعہ کا دُرود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ [1]

(2) تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ [2]

1 . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2 . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

﴾3﴿ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴾4﴿ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَافِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللہ

حضرت اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔[2]

﴾5﴿ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضورِ اَنْور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

1... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

2... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

3... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

﴾6﴿ دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظّم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔[1]

﴾1﴿ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴾2﴿ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[3]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

[1] ...الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

[2] ...مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث:۱۷۳۰۵

[3] ...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث:۴۴۱۵